مدین

سال ہا سال ہوئے رونقِ دُنیا سے کٹے
اب تو اک عمر ہوئی شورشِ ماضی سے ہٹے
ایک موہوم اشارہ تھا سفر کا اور بس
ایک امید سہارا تھا سفر کا اور بس

کچھ دعائیں تھیں جو مانگی تھیں بہت دھیرے سے

ایک تو یہ کہ مری لغزشِ انسانی سے
درگزر فرما، مجھے غم سے رہائی دیدے
اور یہ وعدہ خدا سے کہ اب اس پل کے بعد
کسی ظالم کی حمایت نہ کروں گا ہرگز

پھر دعا یہ کہ مجھے ظلم کی بستی سے نکال
کوئی مانوس اشارہ ہو کسی منزل کا
ڈوبتے دل کو سہارا ہو کسی ساحل کا

https://emad-ahmad.com/

زندگی کو مری اب اک نیا معنی دے دے
زیست کو میری کوئی مدینِ ثانی دیدے

اپنے ماضی سے کٹا تھا تو سفر مبہم تھا
اجنبی دیس، تھکن، دل میں ابھرتا غم تھا
کیسے بیٹھا تھا پریشان، شکستہ، دلگیر
اپنے اللہ سے دعا کی تھی، خدایا مجھ پر
خیر تُو جو بھی اُتارے، مجھے پائے گا فقیر

آٹھ برسوں کا سفر ہے مرے اندر باہر
دھیرے دھیرے سے گرا خواہشِ دُنیا کا نگر
مَیں نے تنہائی میں پھر دیکھے ہیں دشتِ فانی
مجھ پہ بن باسی نے کھولے ہیں جہانِ معنی

https://emad-ahmad.com/

آٹھ سالوں میں تو اک عہد گزر جاتا ہے
وقت کا دھارا زمانے کو بدل جاتا ہے
میں نے یہ سال فقط خود پہ نظر رکھی ہے
نفس کی باگ بھی ہاتھوں میں پکڑ رکھی ہے

آج میں وادی وصحرا کو سمجھ آیا ہوں
نفسِ انسانی کی ایذا کو سمجھ آیا ہوں

میں نہیں جانتا آگے کا سفر کیا ہوگا
آٹھ برسوں کی ریاضت کا ثمر کیا ہوگا
ہاں مگر دور کی چوٹی پہ نگہ جاتی ہے
اس پہ جلتی ہوئی اک آگ نظر آتی ہے!

https://emad-ahmad.com/